Tauseeq, Volume. 3, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI: https://doi.org/10.37605/tauseeq.v3i2.40

Received: 02-11-2022
Accepted: 06-12-2022
Published: 31-12-2022

اقبال اور تحریک اشتراکیت

(Allama Muhammad Iqbal and communist movement)

• ڈاکٹر روبینہ یاسمین
• سعدیہ کنول
• اظہار خان

Abstract:

Dr. Allama Muhammad Iqbal is protagonist of Communist movement. Communism is English translation of the Urdu word "اشتراکیت" which emerged as a result of exploitation of privatization contradiction. According to manifestation of this movement, all human beings should be considered equal. No one would be superior are inferior. In this way, Communism abolished the structure of the capitalism and emancipated the humanity from monarchy and eradicated racism. These are some common characteristics in Islam and communism but this movement didn't accept God's presence. Allama Muhammad Iqbal corroborated this movement but despite this acceptance of its torchbearer's intellectual and sublimity by Allama Muhammad Iqbal, this movement proved its incomplete theory due to its denial about God's presence. That's the reason of emergence of movement of fascism and its diligent resistance against Communism. This article highlights these features.

Key Words: Allama Muhammad Iqbal, Communism, Movement, Capitalism, Exploitation, Possession, Islam, God, Characteristics, karl Marks, Fascism

علامہ محمد اقبال اشتراکی تحریک کے حامی ہیں۔ جو نجی ملکیت کے استحصال کرنے والے سرمایہ دارانہ نظام سے تصادم کی صورت میں سامنے آئی۔ اس تحریک کے مطابق سارے انسان برابر ہیں۔ کوئی کسی سے برتر یا بدتر نہیں، اس طرح اس تحریک نے سرمایہ داری کا ڈھانچا ختم کر دیا۔

اشتراکیت کے لغوی معنی ہیں "ساجھا، شرکت (۱) اشتراکیت، اردو میں انگریزی لفظ (socialism) کے متبادل کے طور پر مستعمل ہے.(1)

• اسسٹنٹ پروفیسر اردو قرطبہ یونیورسٹی پشاور
• پی ایچ ڈی سکالر نمل اسلام آباد
• پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی

جب کہ اصطلاح میں "سماجی تنظیم کا ایک سیاسی اور اقتصادی نظریہ جس کا اصرار ہے کہ ذرائع پیداوار پر کسی خاص فرد کے بجائے پوری قوم کا اجارہ ہونا چاہیے"(2)

اشتراکیت انگریزی لفظ Communism کا اردو ترجمہ ہے۔اقبال کے ہاں "اشتراکیت" کی اصطلاح ایک سیاسی نظام کی وضاحت کے لیے استعمال ہوئی ہے، جو غیر طبقاتی سماج کی علم بردار بن کر سامنے آئی۔ سرمایہ دارانہ نظام نے جہاں ایک طرف مزدوروں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا تو دوسری طرف محض چند لوگوں نے دولت کے انبار لگا دیئے۔ سرمایہ دارانہ نظام نے مظلوم طبقے کو معاشی اور ذہنی طور پر کافی عرصہ سے غلامی میں مبتلا کئے رکھا۔ ان کے بنیادی حقوق پر غاصبانہ قبضہ کر کے ان سے زندہ رہنے کا حق بھی چھین لیا، یہی وجہ ہے کہ اقبال نے سرمایہ دارانہ نظام کو عالم انسانیت کے لیے مضر قرار دیا۔اس لیے وہ اس ظالمانہ نظام کا سفینہ ڈوبتا دیکھنے کے لئے شدت سے منتظر نظر آتے ہیں تا کہ انسانیت کو سکھ کا سانس مہیا ہو سکے۔کہتے ہیں:

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات
کب ڈُوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ؟
دُنیا ہے تری منتظرِ روزِ مکافات (3)

اشتراکیت نے اس بات کی کوشش کی کہ ایک انسان کے پاس اتنی دولت یا سرمایہ جمع نہ ہو کہ وہ غریب عوام کا جینا دوبھر کر دے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے مختلف حیلوں، بہانوں اور مکرانہ سیاسی چالوں اور منصوبہ بندیوں سے مزدوروں کی زندگی جہنم بن گئی۔ زبانی کلامی مزدوروں سے ہمدردی جتانے کے دعوے تو بہت کئے جاتے تھے لیکن عملاً اس طبقہ کو پست سے پست تر بنانے کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ لہٰذا معاشیات اور اس کی حمایت میں پیش کیے جانے والے فلسفیانہ کتابوں کو اقبال محض نقش و نگار قرار دیتے ہیں لہذا عامتہ الناس ایسے فلسفہ کو سن کر بھی کیا کرے گا۔ آخر یہی ہوا کہ زندگی کے وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے اس ظالمانہ نظام کے ردعمل کے طور پہ کارل مارکس کی راہ نمائی میں اشتراکیت سامنے آئی۔ جس نے اس نظام کو فرسودہ قرار دیا۔اس کی واضح جھلک اقبال کی نظم "کارل مارکس" میں دکھائی دیتی ہے۔ جس میں وہ سرمایہ داروں کو پکار کر کہتا ہے:

یہ علم و حکمت کی مُہرہ بازی، یہ بحث و تکرار کی نمائش نہیں ہے دُنیا کو اب گوارا پُرانے افکار کی نمائش

تری کتابوں میں اے حکیمِ معاش رکھّا ہی کیا ہے آخر
خطوطِ خم دار کی نمائش، مریز و کج دار کی نمائش
جہانِ مغرب کے بُت کدوں میں، کلیسیاؤں میں، ثابت
ہَوس کی خُون ریزیاں چھُپاتی ہے عقلِ عیّار کی نمائش (4)

اقبال کا دل چوں کہ غریب عوام کے ساتھ دھڑکتا ہے۔اس لیے ان کو ان کا پورا حق دینے اور زندگی کی تمام بنیادی سہولیات دینے پر زور دیا۔اقبال کو اس تحریک سے اچھی امیدیں تھیں، اس لیے مزدوروں اور کسانوں کے ساتھ ساتھ اقبال نے بھی اس تحریک کا بڑی گرم جوشی سے خیر مقدم کیا اور اس کی ان انقلابی خوبیوں کو سراہا۔اس کے اقتصادی

پہلوؤں کی تعریف کی۔ اسلامی روح سے عاری ہونے کے باوجود اقبال اشتراکی افکار کی ترویج کرتے رہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم "فکر اقبال" میں لکھتے ہیں:

"اقبال روسی اشتراکیت کے اس پہلو کا مداح ہے کہ اس نے مال اور سلطنت اور کلیسا کے متعلق قدیم عقائد کے خلاف احتجاج اور جہاد کیا اور یہ اقدام انسانیت کو آزاد کرنے اور اس کی روحانی ترقی کا امکان پیدا کرنے کے لیے لازم تھا۔جب تک یہ کام نہ ہو چکے آگے روحانیت کی طرف قدم اٹھانا بھی دشوار ہے۔روس نے سرمایہ داری کا خاتمہ کر دیا اور مال کے متعلق اس نظریے پر عمل کیا کہ جائز ضرورت سے زائد مال کسی فرد کی ملکیت نہیں رہ سکتا، اسے ملت کی عام احتیاج پر صرف ہونا چاہئے۔ اقبال کہتا ہے کہ مال کے متعلق یہ تعلیم عین قرآنی تعلیم ہے کہ مال کو چند امراء کے ہاتھوں ہی میں گردش نہ کرنی چاہئے، اس کا فیضان دوران خون کی طرح جسم ملت کے ہر رگ وریشہ میں پہنچنا چاہئے۔لوگوں نے جب رسول کریم ﷺ سے یہ سوال کیا کہ کس طرح مال خود صرف کرنا چاہئے اور کس قدر ملت کی احتیاج کے لیے ڈالنا چاہئے تو اس کا جواب قرآن نے ان الفاظ میں دیا "قل العفو" مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی جائز ضرورت سے جو کچھ بچ جائے وہ ضرورت مندوں کے حوالے کر دیا کریں۔ جس طرح بند پانی میں بدبو آنے لگتی ہے اور اس میں زہریلے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔اس طرح انفرادی خود غرضی سے روکی ہوئی دولت بھی صاحب مال کے لئے مسموم ہو جاتی ہے... علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ روس نے قرآن کی "قل العفو" کی تعلیم کے مطابق ایک معاشرت پیدا کی ہے، اس لیے اس حد تک یہ عین اسلامی کام ہے"(5)

اقبال نے اپنی اردو اور فارسی کلام میں جابجا اس عالمگیر تحریک کی تحسین کے ساتھ اس کے خامی کو بھی منظر عام پر لے آئے۔ اگرچہ وہ اشتراکیت کو بھی اسلام کی طرح کا ایک نظام سمجھتے ہیں، یعنی اس کی اساسی حیثیت مساوات تھی جو اسلام کے عین مطابق ہے، لیکن وہ اس مادی تعبیر سے آگے نہ جا سکی۔ اس تحریک نے اگرچہ ایک طرف سرمایہ داری کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں تو دوسری طرف وہ خود "لا" کی منزل سے "الا" کی جانب نہ بڑھ سکی۔ اللہ کی ہستی کا اثبات نہ کر کے خود کو محض ایک مادی طاقت کے طور پر پیش کیا اس لئے اس کی توڑ کے لیے دوسری مادی طاقت یا شیطانی طاقت سامنے آگئی۔اقبال اس کا ذکر چوتھے مشیر کی زبان سے یوں کرتے ہیں:

توڑ اس کا رومۃُ الکُبریٰ کے ایوانوں میں دیکھ
آلِ سیزر کو دِکھایا ہم نے پھر سیزر کا خواب (6)

تحریک اشتراکیت سے بنیادی اختلافات کے باوجود اقبال اس کی عظمت کے قائل ہیں۔ اپنے ایک خط میں اس پر اقبال یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"میرے نزدیک تاریخ کی مادی تعبیر سراسر غلط ہے روحانیت کا میں قائل ہوں مگر روحانیت کے قرآنی مفہوم کا جس کی تشریح میں نے ان تحریروں میں جابجا کی ہے۔۔۔ باقی رہا سوشلزم سو اسلام خود ایک قسم کا سوشلزم ہے جس سے مسلمان سوسائٹی نے آج تک بہت کم فائدہ اٹھایا ہے"(7)

اقبال نے تحریک اشتراکیت کی مادی بنیادوں کو ٹھکراتے ہوئے اس کے معاشی پہلوؤں کو سامنے رکھا۔وہ اس تحریک کے روح رواں اور بانی کارل مارکس کی شخصیت سے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔اس کی شخصیت میں انہیں بیک وقت دو جذبے نظر آئیں، اس لیے اقبال نے ان کی ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھا یعنی اختلاف بھی کیا اور عظمت اعتراف بھی۔مذہبی اور روحانیت سے عاری ہونے کی وجہ سے اقبال نے مارکس کو" قلب از مومن دماغش کافر است" کہا اور تعریف میں یہ بھی کہتے ہیں "نیست پیغمبر و لیکن در بغل دارد کتاب" اس کے علاوہ "کلیم بے تجلّی"، "مسیح بے صلیب" اور کبھی "پیغمبر بے جبریل" اور "پیغمبر ناحق شناس" جیسے القابات سے نوازتے ہیں یعنی اقبال کے نزدیک ان کے خیالات کے باطل ہو کر بھی حق پر مبنی ہیں۔اس کے علاوہ "یورپ و امریکا کی اکثر و بیشتر قوموں کی روش یہ ہے کہ سرمایہ بموجب پیداوار دولت ہے اس کے مقابلے میں اشتراکیت کی روش یہ ہے کہ یہی تو فساد کی جڑ ہے۔سرمایہ نہیں بلکہ، محنت موجب پیداوار دولت ہے"(8)اسی حوالے سے "اشتراکیت" کے عنوان سے ایک نظم میں لکھتے ہیں:

قوموں کی روِش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سُود نہیں رُوس کی یہ گرمیِ رفتار
اندیشہ ہُوا شوخیِ افکار پہ مجبور
فرسُودہ طریقوں سے زمانہ ہُوا بیزار
انساں کی ہوَس نے جنھیں رکھّا تھا چھُپا کر
کھُلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اَسرار
قُرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدّتِ کردار
جو حرفِ 'قُلِ العفوَ' میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار! (9)

کیوں کہ نجی ملکیت کے خاتمے سے عوام کے اندر خود اعتمادی اور خود اعتباری پیدا ہو گئی۔مزدور طبقہ نے خود شناسی اور خود نگری کا سبق سیکھا اور "کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار" کا احساس جگایا اور پھر دولت کی مشترکہ ملکیت سے اقبال اسلام کے نظریہ مساوات کی امید ظاہر کرتے ہیں۔اس طرح اقبال کو موجودہ تمام تحریکوں میں یہ تحریک سب سے زیادہ تیز، جان دار اور پرجوش نظر آئی۔اس کا اندازہ اس نظریہ سے جنم لینے والے تحریک "بلشویک روس" سے ہوتا ہے۔جس میں وہ کہتے ہیں کہ قضاء الٰہی جب اپنے عجائبات دکھاتی ہے تو وہ دنیا کے نظام کو نہیں دیکھتی کہ کس سے کون سا کام لیا جائے۔یعنی سرمایہ دارانہ نظام جس نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا، اس کی بنیادوں کو متزلزل کرنے والے خود عیسائی تھے اور وہیں کلیسائی نظام کے لیے بت شکن بن کر سامنے آئے اور اشتراکی نظام نے پہلے تحریکوں یعنی ملوکیت اور سرمایہ پرستی پر کاری ضرب لگائی۔کہتے ہیں:

روِش قضائے الٰہی کی ہے عجیب و غریب
خبر نہیں کہ ضمیرِ جہاں میں ہے کیا بات
ہُوئے ہیں کسرِ چلیپا کے واسطے مامور
وہی کہ حفظِ چلیپا کو جانتے تھے نجات

یہ وَحی دہریتِ رُوس پر ہوئی نازل
کہ توڑ ڈال کلیسائیوں کے لات و منات (10)

اقبال کا اشتراکیت کو سراہنا اس نظام کو مکمل طور پر پسند کرنا نہیں ہے بلکہ صرف یہ کہ اسلامی نظام حکومت کے بہت سے اجزا اس میں ملتے ہیں جیسے ملوکیت کی شکست، طبقاتی مساوات، زمین کو اللہ کی ملکیت بنانا، نام نہاد مذہب کا استبداد وغیرہ۔ لہٰذا مستحق لوگوں کا فائدہ اٹھانے میں اسلام اور اشتراکیت متحد الخیال ہیں اور عصر حاضر کے تمام نظاموں میں صرف اشتراکیت ایک ایسی تحریک ہے جس کو اقبال قابل تحسین نظروں سے دیکھا اور اپنی بالغ نظری اور انصاف پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے ان کی خوبیوں پر کھل کر داد دی۔

حوالہ جات

۱. نسیم امروہوی، حضرت، "فرہنگ اقبال(اردو)"، لاہور، اظہار سنز، اردو بازار، ص ۲۵

۲. عمر فاروق، ڈاکٹر "اصطلاحات نقد وادب" دہلی، بھارت آفسیٹ، ۲۰۰۴ء ص ۳۸

۳. محمد اقبال، علامہ، "کلیاتِ اقبال(اردو)"، لاہور، مکتبہ جمال، ۲۰۱۲ء، ص ۷۱۹

۴. ایضاً ۱۰۱۸

۵. عبد الحکیم، خلیفہ، ڈاکٹر، "فکر اقبال"، لاہور، سیونتھ سکائی پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء، ص ۱۵۳

۶ محمد اقبال، علامہ، "کلیاتِ اقبال(اردو)"، لاہور، مکتبہ جمال، ۲۰۱۲ء، ص ۱۰۸۲

۷. "مکاتیب اقبال" (مرتبہ) مظفر حسین برنی (ج چہارم) جہلم، بک کارنر، ۲۰۱۶ء، ص ۴۰۱

۸. سلیم چشتی، یوسف، "شرح ضرب کلیم"، لاہور، عشرت پبلشنگ ہاوس، ص ۲۹۶

۹. محمد اقبال، علامہ، "کلیاتِ اقبال(اردو)"، لاہور، مکتبہ جمال، ۲۰۱۲ء، ص ۱۰۱۷

۱۰. ایضاً ۱۰۲۳

References:

1. Hazrat Naseem Amrohvi,"Farhag e Iqbal,Izhar Son's, Urdu Bazar, Lahore pg=25
2. Umar Farooq, Dr."Istelahat e Naqd o Adab"India Afseet, Delhi, 2004 pg=38
3. Allama Muhammad Iqbal, "Kuliyat e Iqbal"(Urdu) Lahore, Mactaba Jamal, 2012 pg=719
4. Ibid pg=1018
5. khalifa Abdul Hakeem,Dr."Fikre Iqbal" Seventh Sky Publication's, Lahore, 2015 pg=153
6. Allama Muhammad Iqbal, "Kuliyat e Iqbal"(Urdu) Lahore, Mactaba Jamal, 2016 pg=1082

7. Makateeb Iqbal", (Honour) Muzafar Hussain Barni (Volumei) Jehlam Book coner, 2016, Page. 401
8. Saleem Cheshti, Yousaf, Sharah Zarbe- Kaleem, Lahore, Ishrat publishing house, page 296
9. Allama Muhammad Iqbal, "Kuliyat e Iqbal"(Urdu) Lahore, Mactaba Jamal, 2012 pg=1017
10. Ibid pg=1023